السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَن يَقتُل مُؤمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ ۹۳ ... سورة النساء

’’جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر مار ڈالے اس کی سزا جہنم ہے‘‘ ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قتل مومن کا ذکر کیا ہے ‘قتل مسلم کا ذکر نہیں کیا اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قتل کردے تو اس کی سزا بھی جہنم ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں کوئی کسی مسلمان کو قتل کرے تو اس کی سزا بھی جہنم ہے کیونکہ اگر مقتول کا باطن بھی اس کے ظاہر کے مطابق ہے تو وہ بھی مومن ہے اور اس کا قاتل بھی نص آیت کے مطابق اخروی وعید کا مستحق ہے اور اگر اس کا باطن اس کے ظاہر کیخلاف ہے تو ہمیں اس کے ساتھ اس کے ظاہر کے مطابق ہی معاملہ کرنا چاہئے اور اس کے باطن کو نہیں کریدنا چاہیے ‘لہٰذا اس کا خون بھی معصوم ہے اور یہ جائز نہیں کہ ہم اسے ناحق بہائیں ‘کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا :

(أمرت أن أقاتل الناس، حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله، ويقيموا الصلاة، ويؤتوا الزكاة، فإذا فعلوا ذلك عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحق الإسلام، وحسابهم على الله تعالى)) (صحيح البخاري)

’’مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں اور جب وہ یہ سب کچھ کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو بچالیں گے ‘ہاں البتہ اسلام کا جو حق ہو گا وہ تو ادا کرنا ہی پڑیگا اور پھر ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے‘‘ ۔

اس طرح حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ہمیں حرقہ ایک جگہ کی طرف بھیجا ‘ہم صبح کے وقت ان لوگوں کے پاس گئے اور انہیں شکست دے دی ‘میں اور ایک انصاری نے ان کے ایک شخص کا تعاقب کیا جب ہم اس پر غالب آگئے تو اس نہ کہہ دیا ’’لا الہ الا اللہ‘‘ یہ سن کر انصاری تو رک گیا مگر میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کردیا ‘جب ہم واپس آ اور نبیؐ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا :

(يا أسامة أقتلته بعد ما قال لا إله إلا الله قال قلت يا رسول الله إنما كان متعوذا قال أقتلته بعد ما قال لا إله إلا الله قال فما زال يكررها علي حتى تمنيت أني لم أكن أسلمت قبل ذلك اليوم)) (صحيح البخاري)

اسامہ !اس نے ’’لا الہ الا اللہ ‘‘کہا اور تم نے پھر بھی اسے قتل کردیا ‘میں نے عرض کیا ‘یا رسول اللہ اس نے پناہ لینے کیلیئے کہا گا مگر نبیؐ بار بار یہی ارشاد فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ اے کاش !کہ میں آج کے دن سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا‘‘ ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہؐ نے حضرت اسامہؓ کے اس گمان کو صحیح نہیں سمجھا کہ وہ مقتول ایمان کے اظہار میں سچا نہیں تھا ‘یہی وجہ ہے کہ آپ نے حضرت اسامہؓ کی بات کی سختی سے تردید کی جس کا حضرت اسامہؓ پر بھی بہت زیادہ اثر ہوا حتیٰ کہ انہوں نے کہا کہ اے کاش !کہ میں آج کے دن سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا ‘اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں احکام ظاہری حالات کے مطابق ہوتے ہیں ‘لہٰذا جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کردے وہ گناہ گار ‘کبیرہ گناہ کا مرتکب اور عذاب جہنم کا مستحق ہے ‘الا یہ کہ اس کا قتل ان تین مباح اسباب میں سے کسی ایک سبب کی وجہ سے ہو ‘جن کا نبی اکرمؐ نے اس حدیث میں ذکر فرمایا ہے :

((لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث : الثيب الزاني، والنفس بالنفس، والتارك لدينه المفارق للجماعة)) (صحيح البخاري)

’’کسی مسلمان آدمی جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حق نہیں اور میں اس کا رسول ہوں کا خون حسب ذیل تین امور میں سے کسی ایک کے بغیر حلال نہیں ہے ۔ -1 جان کے بدلے جان کو قتل کرنا ‘ -2 شادی شدہ زانی کو قتل کرنا اور -3 دین کو ترک کرنے والے اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کو قتل کرنا‘‘ ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص386

محدث فتویٰ